کہا نہ ماننے کی سزا

تحریر: معظم جاوید بخاری

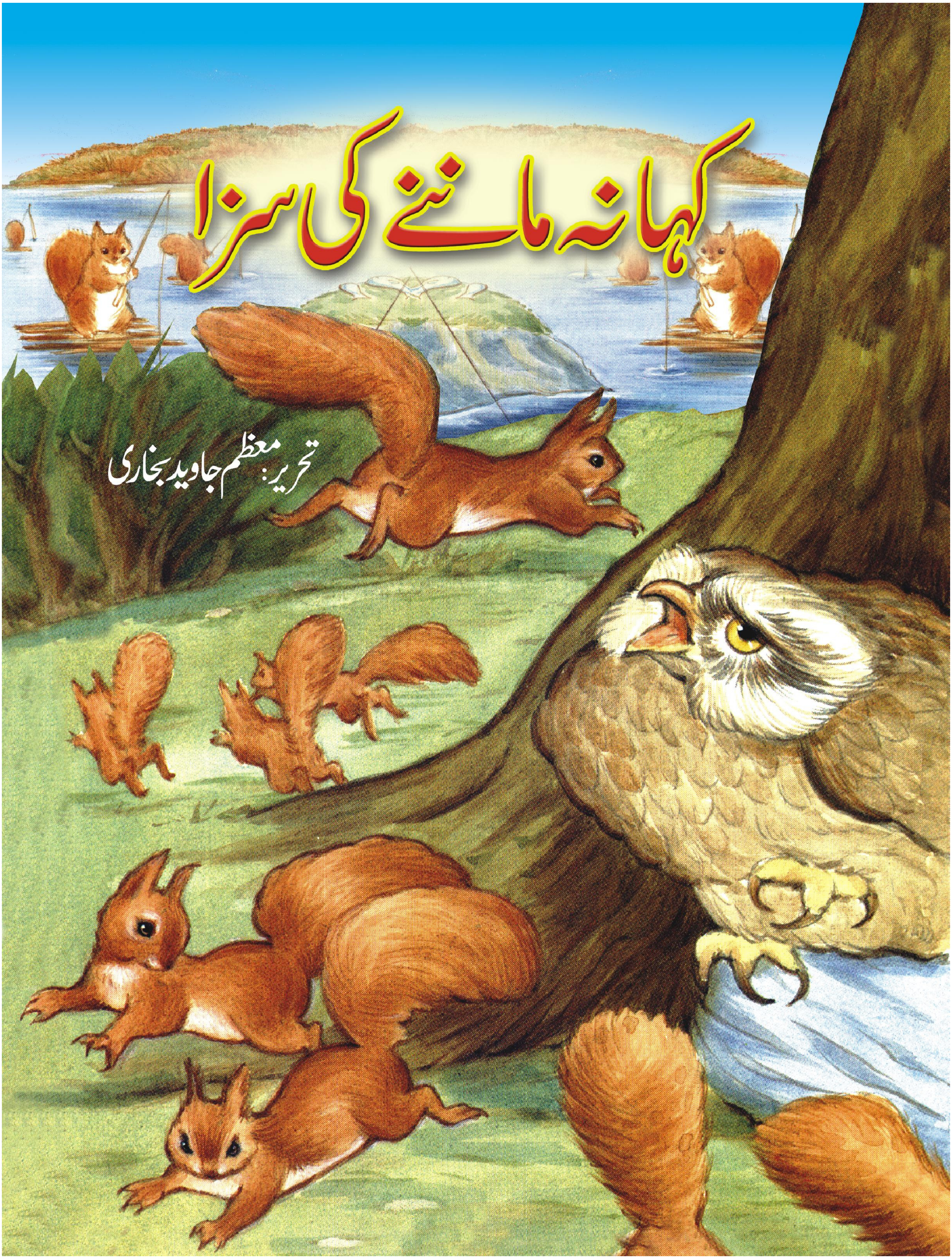

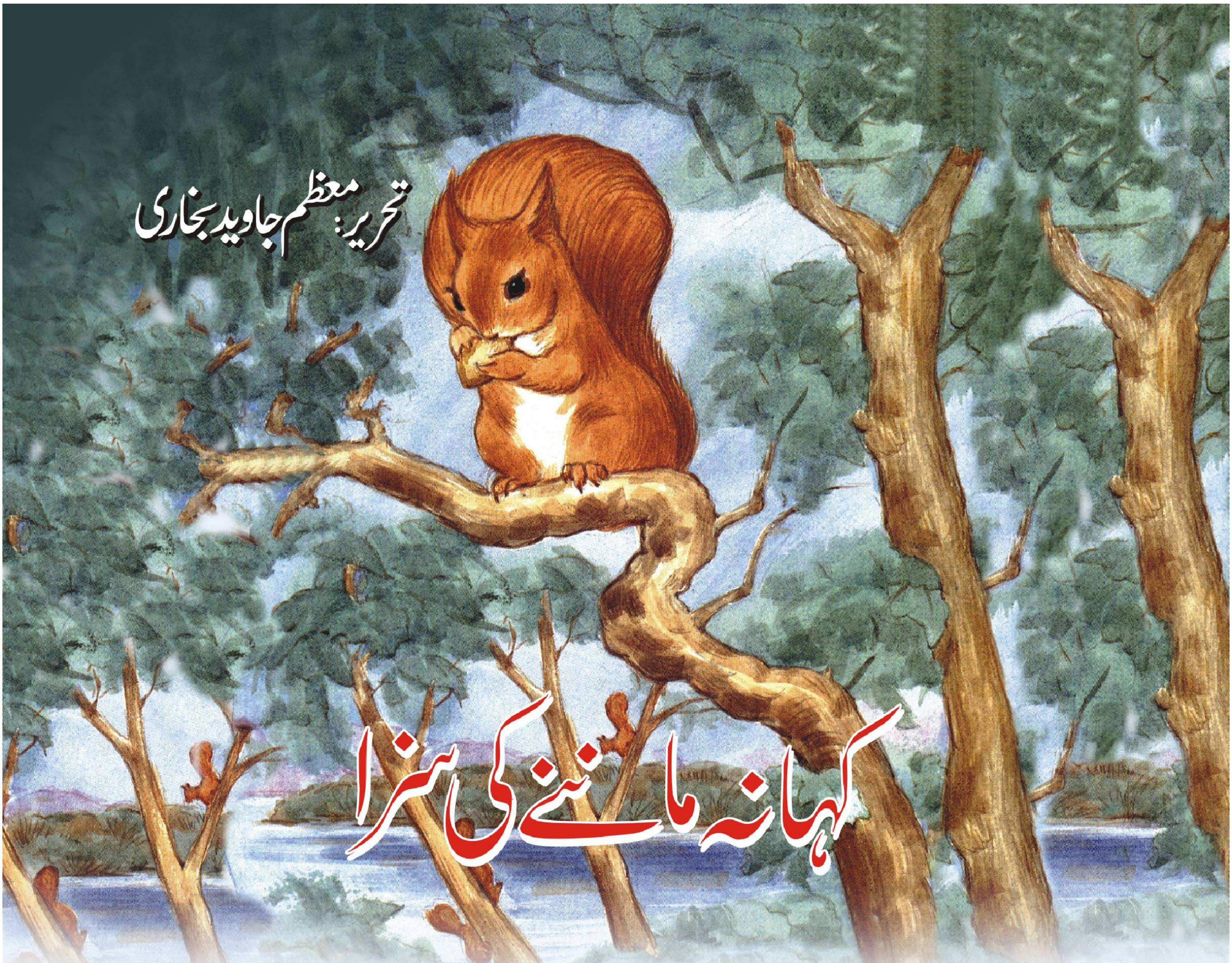

کہا نہ ماننے کی سزا

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جھیل کے کنارے پر باداموں کے ڈھیر سارے درخت تھے۔ ان پر سبز سبز بادام لگتے، جنہیں پرندے اور کئی دوسرے جانور اپنی خوراک بناتے تھے۔ ان درختوں پر دوسرے پرندوں اور جانوروں کے ساتھ ساتھ گلہریوں کا ایک خاندان بھی آباد تھا۔ یہ گلہریاں درختوں کے تنوں پر چڑھتی، شاخوں پر جھولتی اور خوب کھیلتی کودتی رہتی تھیں۔ باداموں کی لذیذ گریاں ان کی مرغوب غذا تھیں۔ ان گلہریوں میں ایک چھوٹی سی گلہری ''شیز'' نامی تھی۔ وہ بڑی شرارتی اور منچلی تھی، اس کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام چنی تھا۔ اس کے علاوہ اس کے چھ کزن بھی تھے۔ وہ آٹھوں سارا سارا دن درختوں پر خوب کھیلتے کودتے رہتے اور یوں ان کی ہنستے کھیلتے زندگی بسر ہو رہی تھی۔ جھیل کے چاروں طرف کے تمام درخت ان کے دیکھے بھالے تھے، باداموں کے علاوہ وہاں کچنار اور پیپل کے درخت بھی تھے۔ جھیل کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا جزیرہ دکھائی دیتا تھا جس پر ڈھیر سارے سیب اور اسٹرابری کے درخت تھے۔ شیز جب بھی اس جزیرے کی طرف دیکھتی تو اس کا جی

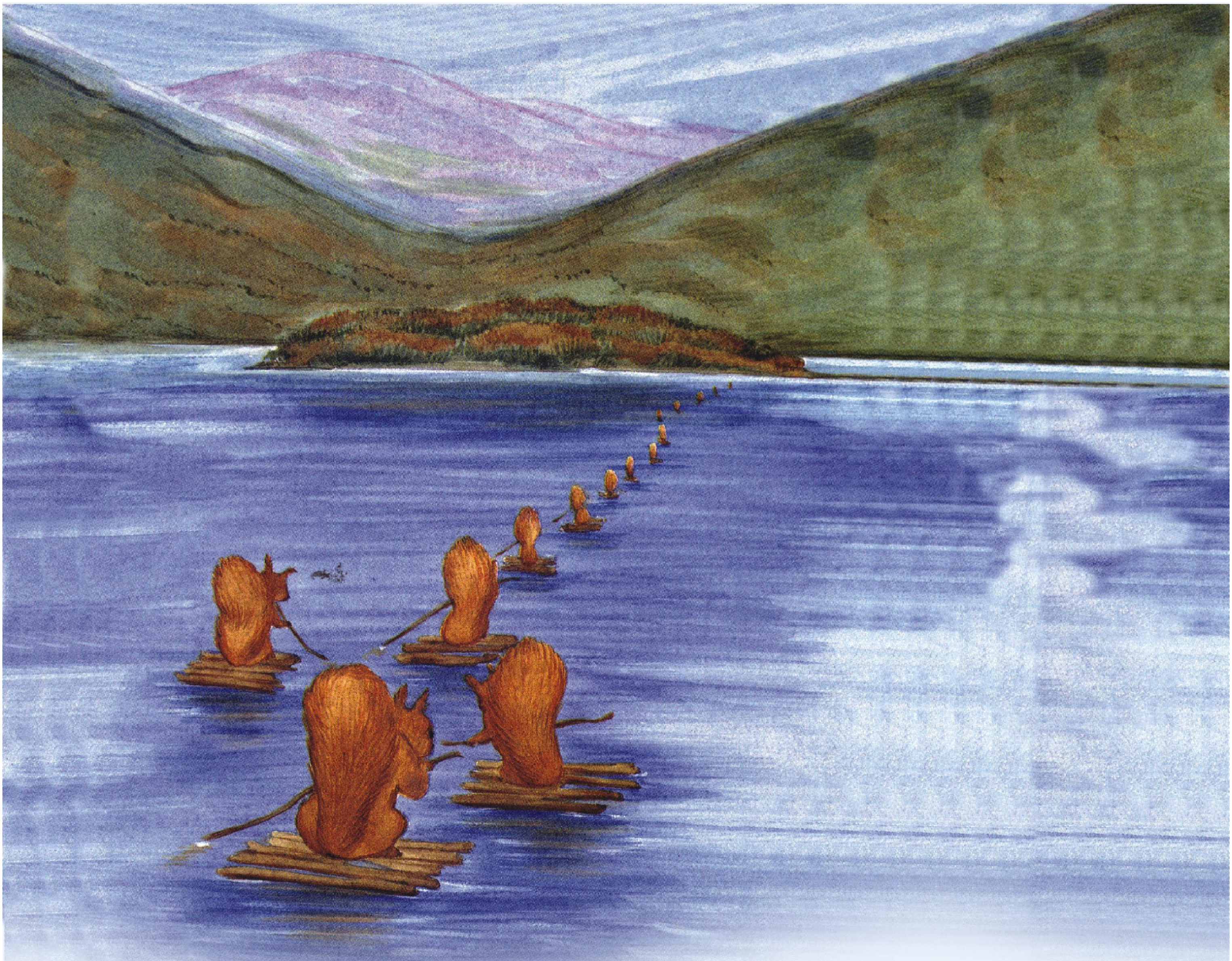

مچل جاتا۔ جھیل کا پانی بڑا گہرا اور ٹھنڈا تھا جس سے شیز کو بڑا ڈر لگتا تھا۔ شیز کے دل و دماغ میں ہر وقت یہ خواہش مچلتی رہتی کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس جزیرے پر جائے اور وہاں لگے ہوئے سیبوں کا مزہ ضرور چکھے۔ ایک دن اس نے اپنی خواہش کا اظہار اپنی ماں کے سامنے کیا تو اس نے تنبیہ کی کہ وہ اس جزیرے کا خیال دل سے نکال دے کیونکہ وہاں پہنچنا بڑا ہی مشکل ہے' بغیر کشتیوں کے جھیل کے پانی کو عبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ اس جزیرے پر ایک بڑا الّو بھی رہتا ہے جو بڑا خوفناک اور گلہریوں کا سخت دشمن پرندہ ہے۔ وہ اپنے جزیرے پر کسی دوسرے جانور یا پرندے کو قطعی برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے شیز جزیرے کے بارے میں فکر مند ہونا چھوڑ دے شیز یہ سب باتیں سن کر خاموش ہوگئی۔ ماں سے ذکر کرنے کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اسے یہ معلوم ہوگیا کہ جھیل کے پانی کو کشتیوں کی مدد سے ہی عبور کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے دن اس نے اپنی کزن گلہریوں سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ ڈر گئیں۔ شیز نے مختلف حربوں سے ان کو راضی کر لیا کہ وہ سب مل جل کر کشتیاں بنائیں اور پھر الّو کے

جزیرے پر جایا جائے۔ سب نے مل جل کر ڈھیر سارے تنکے اکٹھے کیئے اور ان کی کشتیاں بنا کر جھیل کے پانی میں اُتار دیں۔ سب سے پہلے شیز نے کشتی پر چڑھ کر اس کا معائنہ کیا اور موٹے تنکے والے چپو کو پانی میں چلایا۔ کشتی اُسے اُٹھائے جھیل کے پانی میں آگے بڑھ گئی۔ پہلے تو شیز کو بڑا ڈر لگا مگر جب کشتی کے ہچکولوں سے اسے جھولے ملے تو سارا ڈر جاتا رہا۔ شیز کی کشتی کو پانی میں صحیح سلامت دیکھ کر سب کزن گلہریوں کی ہمت بڑھی اور ایک ایک کر کے تمام گلہریاں قطار میں جھیل کے پانی پر کشتیاں چلانے لگیں۔ یہ کھیل درختوں پر اُچھلنے کودنے سے زیادہ مزیدار تھا۔ انہیں اس بات کا ذرا بھی احساس نہ ہوا کہ وہ کب کھیل ہی کھیل میں جزیرے تک جا پہنچیں؟ کشتیاں ہوا کے زور سے خود بخود جزیرے کے کنارے سے آلگیں۔ گلہریوں نے خوشی سے کلکاری بھری اور جست لگائی۔ وہ سب اس جزیرے کی زمین پر پہنچ گئی تھیں، جہاں پہنچنا انہیں ایک عرصے سے محال دکھائی دیتا تھا۔ جزیرے پر سیب اور سڑابری کے درخت پھیلے ہوئے تھے۔ سیبوں کی بھینی بھینی خوشبو سے گلہریاں

جھوم اُٹھیں اور انہوں نے جلدی سے درختوں پر چڑھ کر سیب کھانا شروع کر دیئے۔ شیز یہ دیکھ کر برہم ہوئی۔ اس نے سب گلہریوں کو اودھم مچانے سے منع کیا اور کہا کہ یہ جزیرہ الّو کی ملکیت ہے' اس لئے مالک سے اجازت لئے بغیر یہاں کا کچھ بھی کھانا پینا بری بات ہے۔ گلہریاں یہ سن کر شرمندہ ہوگئیں۔ شیز کے ساتھ سب گلہریاں الّو کے گھر کی تلاش میں نکل پڑیں۔ جلد ہی ایک درخت کی کھوہ میں انہیں الّو کھڑا دکھائی دیا۔ وہ سب اس کے قریب پہنچیں اور سلام کیا الّو گلہریوں کو دیکھ کر حیران ہوا۔ اس نے ان کے آنے کا سبب دریافت کیا۔ گلہریوں نے سیب اور اسٹرابری کھانے کی فرمائش کی اور کچھ ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کی۔ الّو کیلئے یہ چیزیں بے معنی تھیں کیونکہ وہ انہیں کھاتا نہیں تھا' اس لئے اس نے گلہریوں کو سیب اور اسٹرابری کھانے کی اجازت دے دی مگر شور کرنے اور اودھم مچانے سے منع کیا کیونکہ اس طرح اس کے آرام میں خلل پڑتا تھا۔ گلہریاں اجازت پا کر بے حد خوش ہوئیں اور بھاگ بھاگ کر درختوں پر چڑھنے لگیں۔ تھوڑی دیر میں وہ ڈھیر ساری اسٹرابریاں کھا گئیں۔ شیز کے دماغ میں نجانے کیا آیا؟ وہ الّو کے گھر کی طرف چل پڑی۔ الّو ان سے بے خبر درخت کی کھوہ

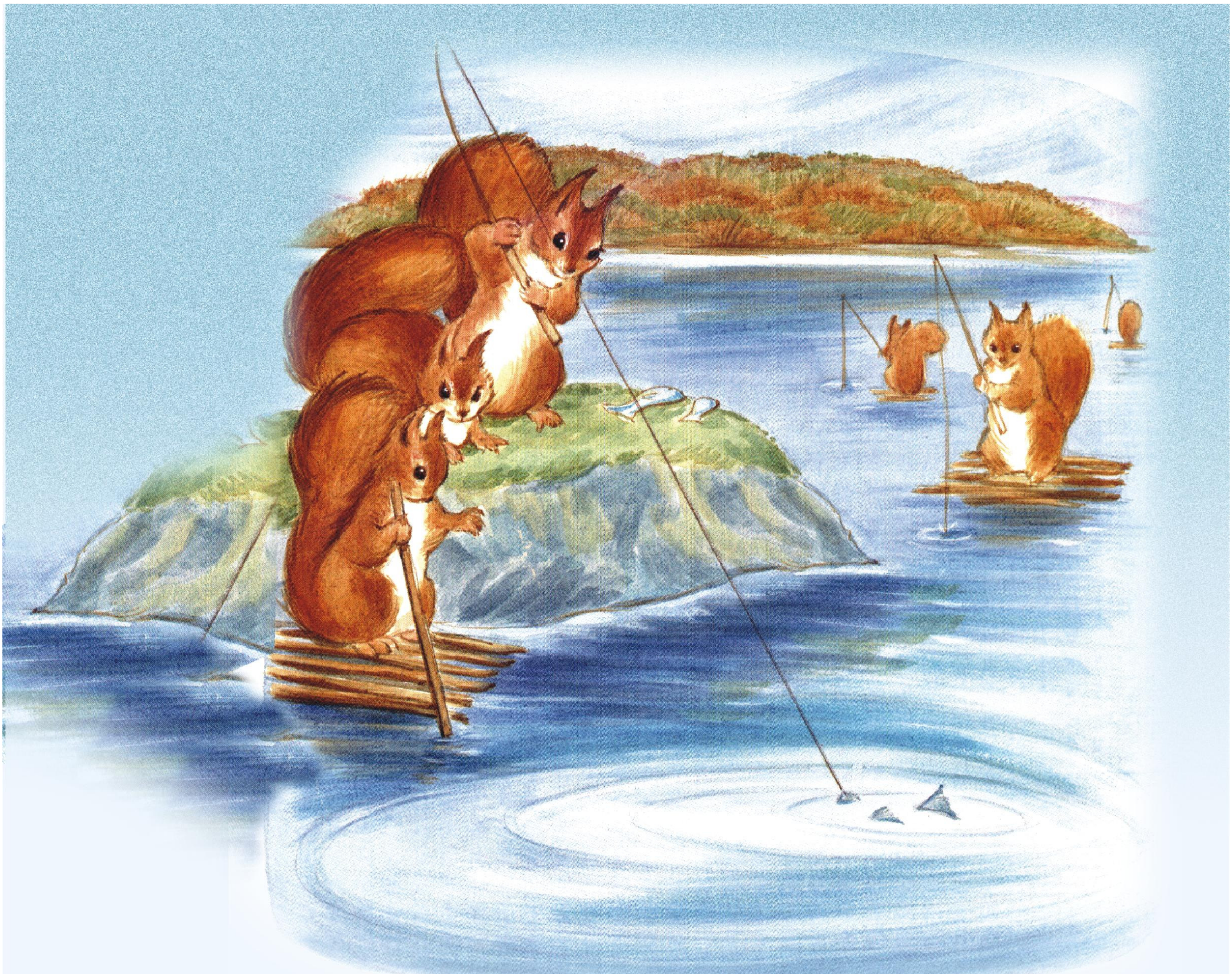

میں آرام کررہا تھا۔ شیز جب وہاں پہنچی تو دروازہ بند پایا۔ اس نے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا تو اسے الّو آرام کرتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کی ایک آنکھ بند تھی جبکہ دوسری آنکھ کھلی ہوئی تھی۔ الّو نے شیز کو دیکھ لیا اور آنے کا سبب پوچھا۔ شیز نے کہا کہ وہ الّو کیلئے کچھ کرنا چاہتی ہے، اور یہ معلوم کرنے آئی ہے کہ اسے کیا پسند ہے؟ الّو نے کہا کہ وہ اپنے کام سے کام رکھے اور اس کے آرام میں خلل نہ ڈالے۔ شیز یہ سن کر واپس لوٹ آئی اور اس نے گلہریوں سے کہا کہ الّو کیلئے ہمیں مچھلیاں پکڑنا چاہئے تاکہ ہم اسے تحفے کی صورت میں دیں۔ گلہریوں نے اس کی بات کو صحیح سمجھتے ہوئے جھیل کے پانی میں کنڈیاں ڈال دیں، کچھ دیر بعد وہ کافی ساری مچھلیاں پکڑنے میں کامیاب ہوچکی تھیں۔ شیز نے وہ سب مچھلیاں ان سے لیں اور اپنی ساتھیوں کے ساتھ الّو کے گھر چلی آئی۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹا کر الّو کو باہر بلایا اور مچھلیاں اس کے سامنے رکھ کر کہا کہ وہ ان کی طرف سے یہ تحفہ قبول کرلے۔ الّو نے مچھلیوں کو دیکھا تو منہ بسور کر کہا کہ وہ بدبودار چیزیں پسند نہیں کرتا اور اسے گلہریوں سے کچھ نہیں چاہئے، وہ

اس کے آرام کو خراب نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ شیزا اپنی ساتھیوں کے ساتھ مایوس واپس لوٹ آئی۔

اسی طرح وہ روزانہ جزیرے پر جاتیں اور سیب اور سٹرابریز کھاتی اور کچھ ساتھ لے آتیں۔ ایک دن شیز کو ایک درخت پر بڑا سا انڈہ دکھائی دیا۔ شیز کے دل میں یہ آیا کہ اسے یہ انڈہ الّو کو تحفے میں دینا چاہیئے۔ اس نے اپنی ساتھی گلہریوں کی مدد سے وہ انڈہ گھونسلے سمیت درخت سے نیچے اتارا اور الّو کے گھر لے آئیں۔ الّو نے جب انڈہ دیکھا تو وہ بہت ناراض ہوا۔ اس نے گلہریوں کو کہا کہ وہ اسے گھونسلے سمیت واپس وہیں رکھ دیں' جہاں سے انہوں نے اُسے اتارا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر اب دوبارہ گلہریوں نے اس جزیرے کا رُخ کیا تو وہ ان کے ساتھ برا پیش آئے گا۔ یہ سن کر سب گلہریاں پریشان ہوگئیں۔ انہوں نے الّو سے اپنے رویئے کی معافی مانگی اور درخواست کی کہ وہ جزیرے پر ان کا داخلہ بند نہ کرے۔ الّو نے

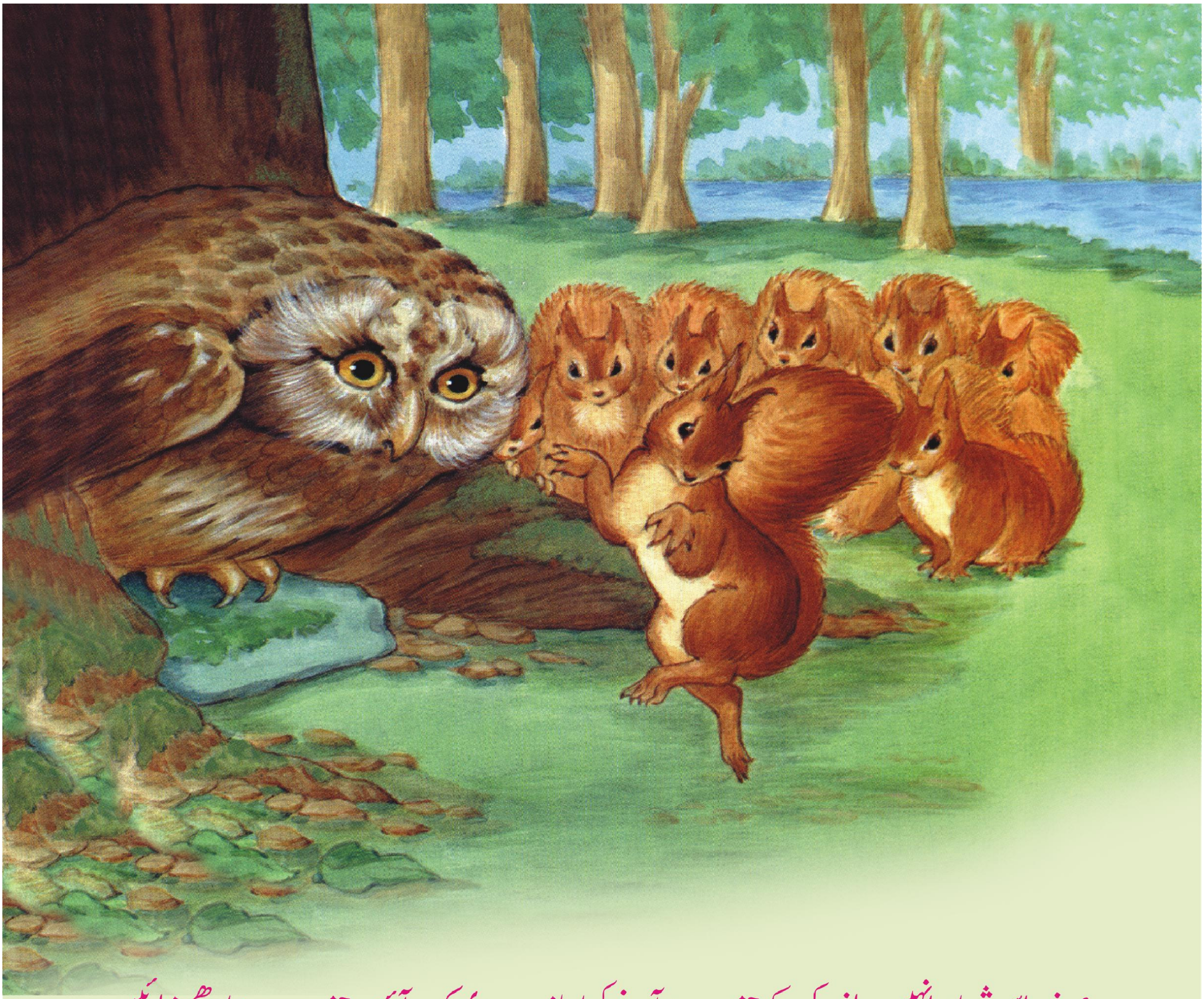

صرف اس شرط پر انہیں معاف کر کے جزیرے پر آنے کی اجازت دیدی کہ وہ آئندہ جزیرے پر نہ اودھم مچائیں گی اور نہ اس کے آرام میں خلل ڈالیں گی۔ گلہریوں نے الّو سے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کریں گی۔ کچھ دن یونہی بیت گئے۔ ایک دن شیز کو خیال آیا کہ کئی دن سے الّو دکھائی نہیں دیا کیوں نہ وہ اس کی ایک جھلک دیکھ آئے۔ اس کی ساتھی گلہریوں نے اسے الّو کے گھر کی طرف جانے سے منع کیا مگر وہ اپنے تجسس پر قابو نہ رکھ سکی اور الّو کے گھر کی طرف روانہ ہوگئی۔ اس بار اس نے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکنے کے بجائے درخت کے اوپر چڑھنا ضروری خیال کیا۔ درخت پر چلنے پھرنے سے الّو کے آرام میں خلل پڑا۔ وہ درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر سے اُڑتا ہوا بالائی شاخ کی کھڑکی میں آن بیٹھا۔ جلد ہی اسے معلوم ہوگیا کہ ایک گلہری اس درخت پر موجود ہے۔ اس نے گلہری کو وعدہ خلافی کی سزا دینے کا فیصلہ کرلیا۔ جونہی شیز گلہری اس کھڑکی کے قریب پہنچی تو

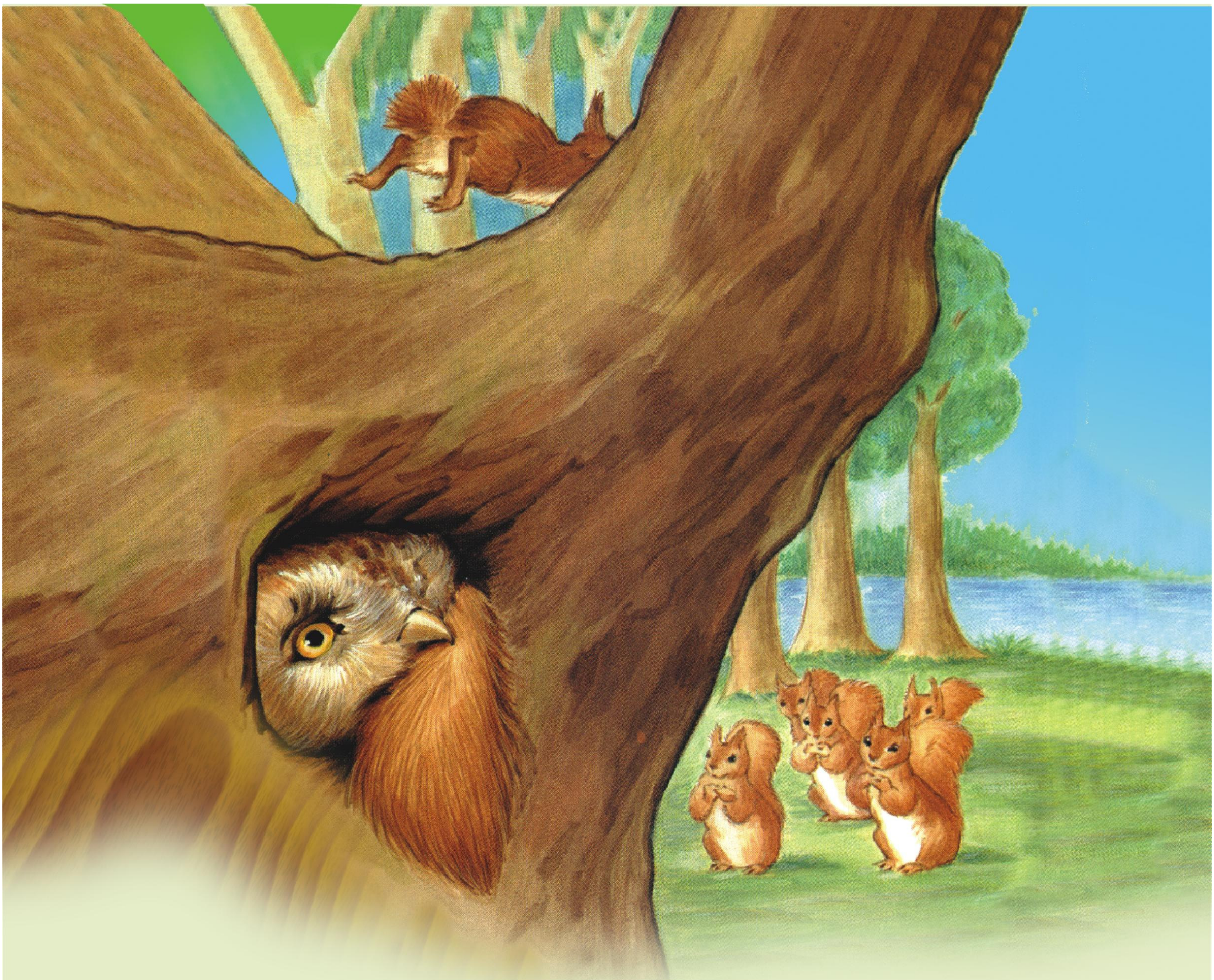

الّو نے اپنی تیز چونچ سے اس کی دم پر حملہ کر دیا۔ شیز الّو کو وہاں پا کر حواس باختہ ہو کر بھاگی۔ الّو نے اس کی دم کاٹ ڈالی تھی جو کہ اس کے منہ میں دبی رہ گئی۔ شیز بغیر دم کے جان بچا کر جب ساتھی گلہریوں کے پاس پہنچی تو وہ سب خوفزدہ ہو گئیں، وہ سب جلدی جلدی اس جزیرے سے نکل کر اپنی اپنی کشتیوں میں بیٹھیں اور گھروں کو لوٹ آئیں۔ اس کے بعد ننھی گلہریوں نے کبھی اس جزیرے کا رُخ نہیں کیا۔ شیز کو اپنی خوبصورت دم کھونے کا بڑا دُکھ تھا کیونکہ اب اس کی ساتھی گلہریاں اس کا مذاق اُڑاتی تھیں...... دم کٹی شیز گلہری...... دیکھا بچو! کسی کو بلاوجہ تنگ نہیں کرتے، اگر کوئی کسی بات سے منع کرے تو اس کا کہا مانتے ہیں ورنہ آپ کا بھی شیز جیسا حشر ہو سکتا ہے!

پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

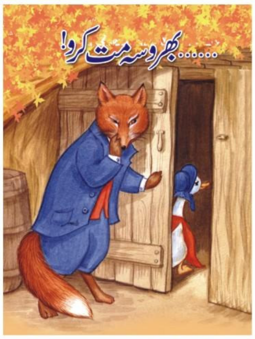

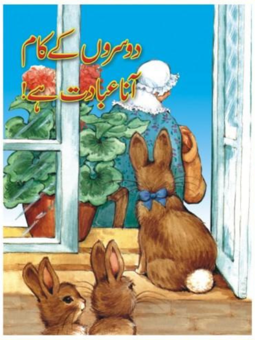

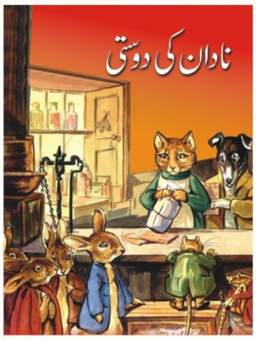

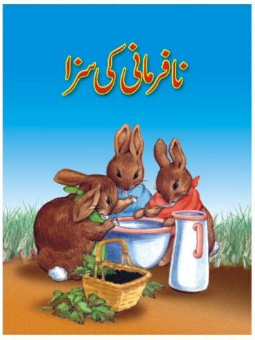

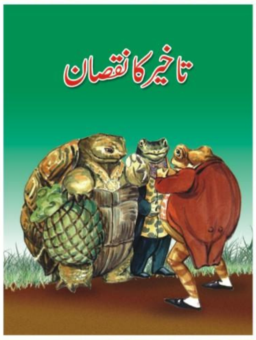

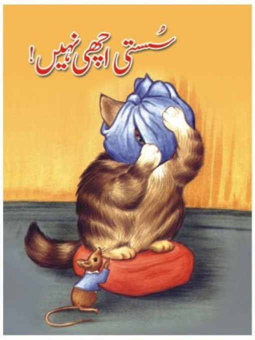

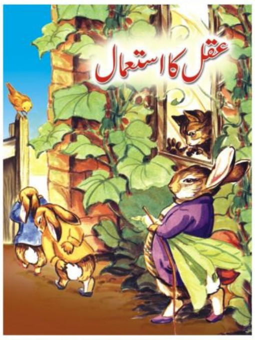

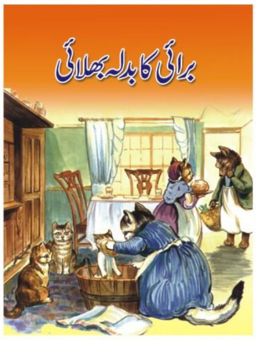

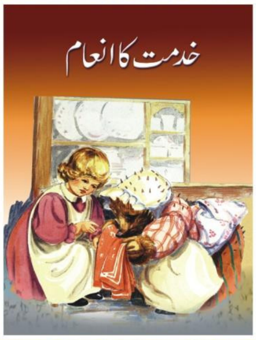

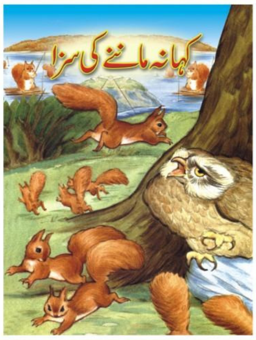

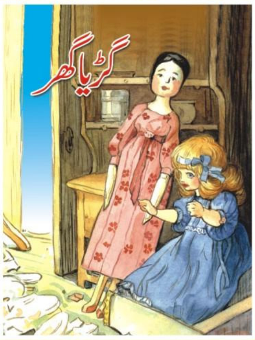

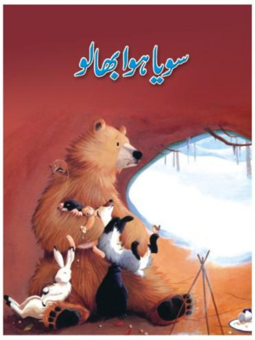

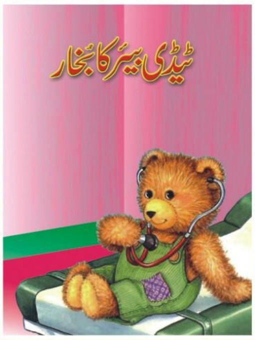

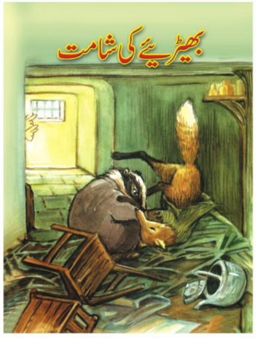

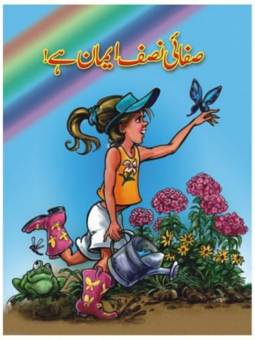

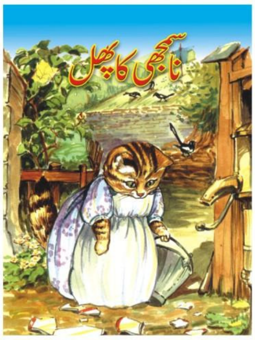

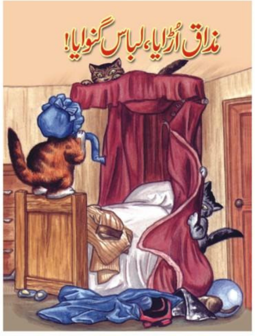

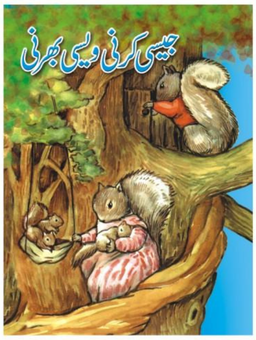

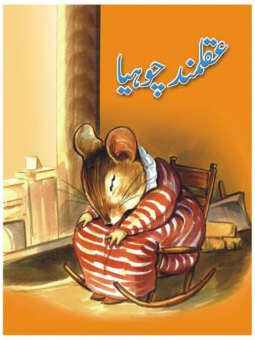

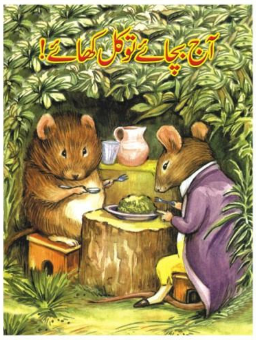

ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: **القائم ٹریڈرز**
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934